Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۔۔ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۴ محرم ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۷ صلح ۱۳۵۵ہش ۔ ۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء | نمبر ۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی کی موت بھی درازی عمر کے مترادف ہوتی ہے

کیونکہ زندگی کا اصل منشاء اور درازی عمر کی غایت تو کامیاب اور بامراد ہونا ہے

"بعض لوگ جو نیک اور برگزیدہ ہوتے ہیں چھوٹی عمر میں بھی اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں اور اس صورت میں گویا یہ قاعدہ اور اصل (جس کی رو سے نفع رساں وجود کی عمر لمبی کی جاتی ہے) ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر یہ ایک غلطی اور دھوکہ ہے۔ دراصل ایسا نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کبھی نہیں ٹوٹتا۔ مگر ایک اور صورت پر درازی عمر کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زندگی کا اصل منشاء اور درازی عمر کی غایت تو کامیابی اور بامراد ہونا ہے پس جب کوئی شخص اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہو جاوے اور اس کو کوئی حسرت اور آرزو باقی نہ رہے اور مرتے وقت نہایت اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہو تو وہ گویا پوری عمر حاصل کرکے مرا ہے اور درازی عمر کے مقصد کو اس نے پالیا ہے اس کو چھوٹی عمر میں مرنے والا کہنا سخت غلطی اور نادانی ہے۔

صحابہؓ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اٹھے تھے اسی لئے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا۔ اگر انسان نیکی نہ کر سکے تو کم از کم نیکی کی نیت تو رکھے کیونکہ ثمرات عموماً نیتوں کے موافق ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیوی حکام بھی اپنے قوانین میں نیت پر بہت بڑا مدار رکھتے ہیں اور نیت کو دیکھتے ہیں اسی طرح پر دینی امور میں بھی نیت پر ثمرات مرتب ہوتے ہیں پس اگر انسان نیکی کرنے کا مصمم ارادہ رکھے اور نیکی نہ کر سکے تب بھی اس کا اجر مل جاوے گا۔ اور جو شخص نیکی کی نیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بھی دے دیتا ہے اور توفیق کا ملنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ دیکھا گیا ہے اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ انسان سعی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ صلحاء وسعداء وشہداء میں داخل ہو سکتا ہے اور نہ اور برکات اور فیوض کو پا سکتا ہے۔ غرض ؎

نہ بزوری نہ بزاری نہ بزر می آید

بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ گوہرِ مقصود ملتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم ص ۹۲-۹۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال ربوہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں حضور کی صحت کے متعلق گزشتہ شب بذریعہ فون مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کو یہ اطلاع موصول ہوئی کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے۔ عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

احمدی بھائیوں اور بہنوں کے تعزیت کے خطوط عزیزم عبدالرحیم خالد مرحوم کی وفات پر بکثرت موصول ہوئے ہیں۔ ان سب کو فرداً فرداً جواب لکھنا میری کمزور صحت کے پیش نظر مشکل ہے میں ان سب احمدی بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو میرے ہم وغم میں شریک ہوئے اور جنہوں نے میرے لئے اور عزیزم مرحوم کے لئے دعائیں کیں اور اظہارِ ہمدردی فرمایا۔

میرے سارے جسم میں اور خاص طور پر ٹانگوں میں شدید درد کی تکلیف ہے تمام احمدی بھائی بہنیں میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔ میں باوجود اپنی بیماری اور کمزوری صحت کے سب خطوط لکھنے والوں کے لئے اور ساری جماعت کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں۔

ربوہ ۲۴ صلح۔ آج بعد نماز مغرب نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا جس میں مقامی احباب بکثرت شامل ہوئے۔ خواتین کیلئے پردہ کا انتظام تھا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ انڈونیشین طالب علم قمر الاسلام صاحب نے کی۔ بعد ازاں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلا مقالہ مکرم پروفیسر مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایم۔اے نے پڑھا جس کا موضوع "حفاظتِ قرآن پر مستشرقین کے اعتراضات کے جواب" تھا۔ آپ نے مستشرقین کے مختلف اعتراضات کے مدلل اور تحقیقی جواب دئے اور ثابت کیا کہ حفاظتِ قرآن پاک کا وعدۂ الٰہی ہر اعتبار سے پورا ہوا اور مسلمانوں نے اس سلسلے میں پوری احتیاط سے کام لیا اور ہر ممکن تدبیر کو وہ بروئے کار لائے۔

دوسرا مقالہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے "بعث بعد الموت" کے موضوع پر پیش فرمایا جس میں آپ نے پہلے اس مسئلہ کی اہمیت کو واضح فرمایا اور پھر قرآن مجید کی روشنی میں یوم آخرت کے مسئلہ پر وہ اسلامی نقطہ نگاہ واضح کیا جس سے انسانی عقل اور فطرت تسلی پاتی ہے۔ آپ نے یوم آخرت کے دلائل اور پھر اس سلسلے میں مختلف اعتراضات کے جواب بھی مختصر طور پر مدلل رنگ میں پیش فرمائے اور

(باقی ص پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۷ صلح ۱۳۵۵ ہش
۲۷ جنوری ۱۹۷۶ء

ہفتۂ قرآن مجید اور اس کی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے بنیادی مقصد احیاءِ دین و غلبۂ اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے اس ضمن میں واضح فرمایا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو اور قرآن مجید کی عظمت کو دنیا میں قائم کیا جائے چنانچہ آپ نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ اس زمانہ میں کیا عیسائی اور کیا ہندو و یہود سب ہی اسلام کو دنیا میں ذلیل کرنے پر تُلے ہوئے ہیں اپنی بعثت کی ایک غرض پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی:۔

"یہ لوگ جب اس طرح پر اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۳)

آپ نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے قرآن شریف کے فضائل اور حقائق و معارف کا دنیا میں ایسا دریا بہایا اور اس کی عظمت کو اس شان سے دنیا پر آشکار فرمایا کہ ان تمام غیر مذاہب والوں کا جو قرآن پر حملہ آور ہو رہے تھے منہ بند کر دکھایا اور وہ مقابلہ کی تاب نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن عظمتِ قرآن کو دنیا میں قائم کرنے کے ضمن میں آپ نے جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا یہ اس کا صرف ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو اس عظیم کارنامہ کا یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کے دلوں میں قرآن مجید کے ساتھ عشق کا وہ جذبہ پیدا کیا جو زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ فزوں سے فزوں تر ہوتا جا رہا ہے اور خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے اس عشق کی تاثیرات چار دانگِ عالم میں ظاہر ہو رہی ہیں اور ہر قوم اور ہر نسل کے لوگوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں اور ان کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جو قرآن سے بے انتہا پیار کرنیوالے اور اسکے حکموں پر دل و جان سے عمل کرنے والے ہیں۔

آپ نے اپنے متبعین میں قرآن مجید کے ساتھ عشق کا یہ جذبہ کیسے پیدا کیا؟ آپ نے انہیں اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی ایسی پُر معارف نصائح فرمائیں کہ جو دلوں میں اُترتی چلی گئیں اور ان کی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔ مثال کے طور پر آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۰)

اور پھر آپ نے قرآنی علوم حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی پُر درد اور پُر اثر الفاظ میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۸)

قرآن مجید سے سچی محبت اور عشق کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں قرآن مجید اور اس کے علوم کو پھیلانے اور ان کی اشاعت کرنے کی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے۔ اس عشق اور محبت کو فزوں سے فزوں تر کرنے کے لئے ہر سال مرکز میں فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس منعقد کی جاتی ہے اور مزید برآں تمام جماعتوں میں ہفتۂ قرآن مجید منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امسال یہ ہفتہ یکم فروری سے شروع ہو رہا ہے اور مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت کے قرآن مجید کی عظمتِ شان ذہن نشین کرائی جائے تا قرآن مجید کے ساتھ ان کا عشق اور اس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے اور قرآنی علوم و معارف کو دنیا بھر میں پھیلانے کا جذبہ فزوں سے فزوں تر ہو۔ جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں پوری لگن اور توجہ سے ہفتۂ قرآن مجید منانے کا اہتمام فرمائیں اور اس امر میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو قرآن مجید کے ساتھ عشق اور اس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کے سلسلہ میں جو امتیاز بخشا ہے وہ نسلاً بعد نسلٍ نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتوں اور احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہفتۂ قرآن مجید

تلاوتِ قرآن مجید کے آداب

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے جملہ جماعتہائے احمدیہ میں ہفتۂ قرآن مجید منایا جا رہا ہے امراء صاحبان، صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ اپنی اپنی جماعتوں میں مقررہ مضامین پر احباب میں تقاریر کا اہتمام فرمائیں گے۔

نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کی طرف سے بھی احباب کی راہنمائی کے لئے مقررہ مضامین پر مختصر نوٹ شائع ہو رہے ہیں۔ یہ ہفتہ یکم فروری سے شروع ہو رہا ہے۔ یکم فروری کی تقاریر کے لئے "تلاوتِ قرآن مجید کے آداب" کا عنوان مقرر ہے۔ اس کے لئے ذیل کا نوٹ احباب مدنظر رکھیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

۱۔ قرآن پاک خدائے قدوس کا کلام ہے۔ قرآن مجید کے ذریعہ انسان کو راہِ نجات ملتی ہے اور وہ خدا کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ شیطان اور بُرے لوگ نہیں چاہتے کہ انسان تلاوتِ قرآن مجید کرے اور اس سے روحانی فوائد حاصل کرے اسلئے تلاوتِ قرآن مجید کا پہلا ادب یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت انسان تعوّذ پڑھے یعنی اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے۔ شیطان اور شیطانی وساوس سے خدا کی پناہ چاہے۔

۲۔ قرآن مجید پڑھتے وقت حتی الامکان باوضوء ہونا چاہیئے کیونکہ ظاہری پاکیزگی باطنی پاکیزگی کا موجب بنتی ہے۔ آیت لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کے ایک معنے یہ بھی کئے گئے ہیں۔

۳۔ قرآن مجید کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر اور سوچ سوچ کر کرنی چاہیئے طوطے کی طرح رٹتے ہوئے جلد جلد پڑھنا مناسب نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔

۴۔ قرآن مجید پڑھتے وقت اسکی آیات پر تدبّر اور غور کرنا ضروری ہے تاکہ حقیقی فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا کہ یہ منکرین قرآن مجید پر تدبّر نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں؟

۵۔ جس مجلس میں قرآن مجید پڑھا جائے وہاں شور نہیں ہونا چاہیئے خاموشی ہونی چاہیئے۔ قاری کو توجہ سے پڑھنا چاہیئے اور سامعین کو خاموشی سے غور کرنے کا حکم ہے۔ ایسے موقعہ پر واہ واہ کرنا قرآنی ارشاد کے خلاف ہے۔ فرمایا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ کہ جب قرآن پڑھا جا رہا ہو تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا تم پر رحمتِ خداوندی کا نزول ہو۔

۶۔ سنت طریق یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھتے وقت آیاتِ رحمت و بشارت پر دل میں دعا کی جائے اور آیاتِ عذاب کی تلاوت کے وقت عذاب سے پناہ مانگی جائے۔

۷۔ قرآن مجید میں جو سجدے درج ہیں اُن آیات کے پڑھنے پر قاری کو نیز سننے والوں کو بھی سجدہ کرنا چاہیئے۔

۸۔ قرآن مجید کو عام اوقات میں بھی اونچا رکھنا چاہیئے اور تلاوت کرتے وقت احترام کے مقام پر رکھنا ضروری ہے۔ ظاہری ادب سے باطنی ادب بھی پیدا ہوتا ہے۔

۹۔ قرآن مجید کی تلاوت سب اوقات میں ہو سکتی ہے البتہ فجر کے وقت قرآن مجید پڑھنے کی خاص تاکید آئی ہے۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔

۱۰۔ جن آیات میں احکام و اوامر ہیں اُن کی تلاوت کرتے وقت ان کی تعمیل کا عزم کیا جائے اور جن آیات میں بُرے کاموں کے نہ کرنے کا ذکر ہے اُن کو پڑھتے وقت ان کاموں سے اجتناب کی نیّت کی جائے۔

۱۱۔ علم قرآن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتا ہے اس لئے تلاوتِ قرآن کے وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ مجھے اللہ تعالیٰ علمِ قرآن اور تفقّہ فی الدین عطا کرے۔

۱۲۔ تلاوتِ قرآن مجید پاکیزہ مکان میں اور ستھری جگہ میں ہونی چاہیئے۔ مساجد میں بھی ہونی چاہیئے اور گھروں میں بھی ہونی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور علامات مسیح موعود ۔ دجّال اور یاجوج و ماجوج

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

جلسہ سالانہ کے ۸۴ ویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے "ظہور علامات مسیح موعود دجّال اور یاجوج و ماجوج" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ تلاوت کی۔

وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون۔ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون (الانبیاء ع ۷)

پھر فرمایا:۔

حاضرین کرام! میری تقریر کا عنوان ہے "ظہور علامات مسیح موعود ۔ دجّال اور یاجوج و ماجوج" اس عنوان کے تین حصے ہیں (۱) مسیح موعود کا ظہور (۲) اس ظہور کی ایک علامت دجّال (۳) اس ظہور کی دوسری علامت یاجوج و ماجوج۔

تقریر کی ترتیب یوں ہوگی کہ پہلے پہلی علامت ظہور یعنی دجّال پر بحث ہوگی اور پھر دوسری علامت ظہور یعنی یاجوج و ماجوج پر گفتگو ہوگی اور پھر مرکزی حصے یعنی مسیح موعود کے ظہور کا ذکر ہوگا اور آخر میں غلبۂ اسلام کی بشارت کا بیان ہوگا۔

اس ترتیب کے مطابق پہلے دجّال کے بارے میں بحث ہوگی کہ دجّال سے مراد کون ہے؟ اس کا فتنہ کیسا ہے؟ آیا دجّال کا ظہور ہو چکا ہے یا نہیں۔ پھر اس سوال کا جواب دیا جائے گا کہ دجّالی فتنہ کا سدّباب کس طرح ہوگا؟ —

اس کے دوسرے نمبر پر یاجوج و ماجوج کے متعلق گفتگو ہوگی اور بتایا جائے گا کہ یاجوج و ماجوج سے مراد کونسی قومیں ہیں؟ ان کے فتنہ کی کیا نوعیت ہے؟ ان کے فتنہ کا قلع قمع کس طرح ہوگا؟

تیسرے نمبر پر ظہور مسیح موعود کا ذکر ہوگا۔ مختصر طور پر قرآن کریم سے اس بارے میں وضاحت کی جائے گی اور آخری غلبۂ حق یا اسلام کی عالمگیر اشاعت کا تذکرہ کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

حضرات! حق و باطل کے معرکہ کا آغاز حضرت آدم صفی اللہ کے وقت سے ہوا جوں جوں نسل آدم وسعت اختیار کرتی گئی۔ اس کا پھیلاؤ بڑھتا گیا۔ اور ان کے بعد وقتاً بعد وقت انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے گئے یہ معرکہ بھی وسیع ہوتا گیا اور اس کے نتائج بھی نمایاں ہوتے گئے۔

صحف الٰہیہ کے مطابق یہ معرکہ نسل انسانی کے آخری دور میں پایۂ تکمیل کو پہنچنے والا تھا اور اس کا آخری نتیجہ حق کے غلبہ کی صورت میں ظاہر ہونے والا تھا۔ یہی غلبۂ حق کی کامل شکل سب نبیوں کی مطلوب تھی اور سب نبی اس کے ظہور کی بشارت دیتے آئے ہیں۔

اس آخری معرکہ حق و باطل میں حق کے نمائندے بھی بطلان پرستی میں نمایاں وجود ہیں قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ اس آخری معرکہ میں حق کی حمایت کے لئے حضرت سید ولد آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہوگی۔ حضرت مسیح موعود کی بعثت ہوگی۔ حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ سب نبیوں کی معنوی رجعت ہوگی۔ غور کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ اس معرکہ میں حق کی نمائندگی درحقیقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کر رہے ہیں۔ باقی آپ کے صفاتی ظل ہیں آپ کے خدام پر آپ کی جلوہ نمائی کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنے والے امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمنام اور ہم صفات قرار دیا گیا ہے اور مسیح موعود کو بھی آپ کی ہی ایک تجلی ٹھہرایا گیا ہے۔ وہ امام ہے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام ہے۔ غرضیکہ آخری معرکہ حق و باطل میں حق کی نمائندگی انتہائی روحانی قوت سے کی جائیگی۔ دوسری طرف باطل کی حمایت بھی شر و فساد کی انتہائی طاقتیں کریں گی ان ہی فتنوں کو یاجوج و ماجوج اور دجّال کے نام سے قرآن مجید احادیث نبویہ اور بائیبل میں موسوم کیا گیا ہے

اس معرکہ حق و باطل کے بارے میں بھی صحف سماویہ یکزبان ہیں جیسے پیشگوئیوں کے مطابق اس مرحلہ پر حق کو ایسا کامل، نمایاں اور عالمگیر غلبہ ہوگا جس کی مثال پہلے ظاہر نہ ہوئی ہوگی۔ اس معرکہ میں باطل کی ساری طاقتیں شکست کھائیں گی۔ ان پر عذاب نازل ہوگا۔ وہ بھسم کر دی جائیں گی باطل ایسا سرنگوں ہوگا۔ کہ پھر اس کا سر اونچا نہ ہو سکے گا اور حق کو ایسا غلبہ نصیب ہوگا کہ پھر باطل کی کوئی طاقت کبھی اس کے مقابلہ پر نہ آسکے گی۔ قرآنی آیت

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ

میں سب رسولوں کے اسی مشترکہ وعدۂ الٰہی کے پورا کئے جانے کے لئے دعا ہے اہل ایمان اپنی ساری کوششوں کے ساتھ اس یوم موعود کو قریب لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور سب کی یہی دردمندانہ دعا ہے کہ حق کے غلبہ کا وہ عالمگیر وعدہ جلد پورا ہو۔ یہی وعدہ ہے جس کا ذکر جملہ انبیاء اپنی اپنی امتوں سے کرتے آئے ہیں

دجّال اور قرآن کریم و احادیث نبویہ

نبیوں نے اپنی امتوں کو دجّال کے عظیم فتنہ سے بھی ڈرایا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس زہر کے تریاق کی بھی بشارت دی تھی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَا بَیْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (مسلم)

کہ آدم کی پیدائش سے لیکر قیامت تک کے تمام فتنوں میں دجّال کا فتنہ سب سے بڑا ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:۔

وَاِنِّی اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ (البخاری)

کہ اے مسلمانو میں بھی تم کو دجّال کے فتنہ سے اسی طرح ڈراتا ہوں۔ جس طرح حضرت نوح نے اپنی قوم کو اس کے فتنہ سے ڈرایا تھا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے

مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ (مسلم)

کہ ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو کانے کذاب دجّال سے ڈرایا ہے۔

احادیث نبویہ میں دجّال کے فتنے کا بڑی کثرت سے ذکر آیا ہے۔ اس کی علامات اور اس کے حالات کو پیشگوئیوں کے انداز پر بیان کیا گیا ہے۔ مگر ایک مفکر مسلمان کے لئے یہ بات باعث حیرت ہوگی کہ قرآن مجید میں دجّال کا لفظ تک موجود نہیں قرآن پاک نے آخری زمانہ کو نہایت پر آشوب بتایا ہے۔ اس کے فتنوں کا ذکر کیا ہے مگر دجّال کا نام نہیں لیا۔

قرآن مجید کی رو سے سب سے بڑا فتنہ عیسائیت کا ابنیتِ مسیح کا فتنہ ہے خدا کے لئے بیٹا قرار دینے کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ظلم قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا۔ لَقَدْ جِئْتُمْ شَیْئًا اِدًّا۔ تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا (سورہ مریم ع ۶)

کہ عیسائیوں نے جو مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں

سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے جو جامع دعا امت محمدیہ کو سکھائی ہے۔ اس میں صراط مستقیم پانے کے لئے دعا کی گئی اور منعم علیہم بننے کے لئے التجا کی گئی ہے اور مغضوب علیہم اور ضالین بننے سے بچنے کے لئے دعا سکھائی گئی ہے اس پر تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امت مسلمہ کے لئے انعامات کے سارے راستے کھلے ہیں اور ہدایت کے سارے باب وا ہیں۔ امت مسلمہ مقام یہودیت کی وارث ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کو سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیہم یعنی یہود اور ضالین یعنی نصاریٰ کے فتنے سے پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس انداز قرآنی سے عیاں ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ عظیمہ یہود و نصاریٰ کا فتنہ ہے۔ یہ تو اُم الکتاب یعنی سورہ فاتحہ کا بیان ہے قرآن عظیم کا اندازِ بیان بھی ملاحظہ فرمائیے۔ قرآن مجید کے آخر میں معوذتین ہیں۔ آخری سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے الوسواس الخناس کے فتنہ سے پناہ کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ الوسواس الخناس ہی دجّال ہے۔ یہی شیطان ہے۔ اس کا تعلق الضالین سے ہے۔ ایک اور حدیث میں حضرت تمیم الداری نے مشاہدہ اور بیان کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے سامنے پیش فرمایا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ الدجال گرجا میں مقید ہے اور دجّال کا اپنا قول ہے۔ کہ

وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُؤْذَنَ
لِیْ فِی الْخُرُوْجِ۔

(مشکوٰۃ المصابیح باب الدجال)

کہ عنقریب مجھے قید سے چھوڑا جائیگا اور مجھے خروج کی اجازت مل جائیگی۔

پس دجّال ضالین کے گروہ کا ایک عنصر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ

مَنْ حَفِظَ سُوْرَۃَ الْکَہْفِ
ثُمَّ اَدْرَکَہُ الدَّجَّالُ
لَمْ یُسَلَّطْ عَلَیْہِ

(بذل المجہود بر حاشیہ ابوداؤد باب خروج الدجال ص۲۳۸)

کہ جو شخص سورۃ کہف کو یاد رکھے گا۔ اس پر دجّال مسلط نہ ہو سکے گا۔ مسلم شریف کی روایت میں آیا ہے۔

مَنْ اَدْرَکَہُ مِنْکُمْ
فَلْیَقْرَأْ عَلَیْہِ فَوَاتِحَ
سُوْرَۃِ الْکَہْفِ فَاِنَّہَا
جِوَارُکُمْ مِنْ فِتْنَتِہٖ

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

بعض روایات میں سورۃ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھنے کو دجّال سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اب جب ہم سورۃ الکہف کے شروع اور آخر پر تدبر کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں قرآن مجید کے کامل کتاب اور ہر کجی سے پاک شریعت ہونے کا ذکر ہے اور ان لوگوں کو جو قرآن میں اعوجاج کے متلاشی ہیں اور جو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ ہولناک عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ بیٹے پرست عیسائیوں کا خاص طور پر ذکر ہے۔ سورۃ الکہف کے آخری حصہ میں ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو مادی ترقیات میں منہمک ہیں اور ایجادات اور صنعتی کاروبار ہی ان کا نصب العین ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سورۃ الکہف میں یاجوج و ماجوج کے فتنہ کا بھی خاص ذکر ہے۔

ان تمام امور پر تدبر کرنے سے جہاں یہ ازروئے قرآن مجید و احادیث نبویہ دجّال کے بارہ میں وضاحت ہوتی ہے یہ ماننا لازمی ہے کہ دجّال عیسائیوں کا ایک گروہ ہے۔ جس کا فتنہ آخری زمانہ میں بہت بڑھ جائیگا اور وہ اسلام اور توحید باری کے مقابل میں کھڑا ہو جائیگا۔

لفظ دجّال کی لغوی تحقیق

دجّال فعّال کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے اصل مادہ دجل ہے۔ اہل لغت نے اسکی تحقیق میں تفصیلی بحث کی ہے

۱۔ علامہ مجدالدین الفیروزآبادی لکھتے ہیں:۔

الدجیل: القطران۔ دجل
البعیر طلاہ بہ اوعمّ
جسمہ بالہناء ومنہ
الدجّال المسیح لانہ
یعمّ الارض اودجل
کذب واحرق وجامع
وقطع نواحی الارض
سیراً۔ اومن دجّل
تدجیلاً غطّی وطلی
بالذہب لتمویہہ
بالباطل، اومن الدجال
للذہب او ماءہ
لان الکنوز تتبعہ
اومن الدجّال لفرند
السیف۔ او من
الدجّالۃ للرفقۃ
العظیمۃ اومن الدجّال
کسحاب للسرجین
لانہ ینجس وجہ
الارض۔ اومن دجّل
الناس بلقاطہم لانہ
یتبعونہ"

(القاموس المحیط الجزء الثالث لمجدالدین الفیروزآبادی)

گویا دجّال کو اس لئے دجّال قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ:۔

۱۔ ساری زمین پر چھا جائیگا۔ اور اکناف عالم میں پھیل جائیگا
۲۔ زمین کے خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔
۳۔ وہ ملمع سازی کرے گا۔ باطل کو حق کے ساتھ ملائیگا
۴۔ وہ ایک بڑے گروہ کی شکل میں ہوگا۔
۵۔ وہ اپنے غلط عقائد اور بداعمال سے گوبر اور غلاظت کی طرح زمین کو ناپاک کر دے گا
۶۔ وہ اس لئے دجّال کہلائے گا کہ لوگ اس کی پیروی میں اس کے پیچھے پیچھے ہوں گے

لفظ دجّال کی یہ لغوی تحقیق اور اس کے معانی قریباً تمام اہل لغت نے درج فرمائے ہیں۔

۲۔ تاج العروس میں دجّال کی مندرجہ بالا وجوہ تسمیہ کے ساتھ امام ابوالعباس کا قول یوں درج کیا گیا ہے۔

سُمّی دجّالاً لضربہ
فی الارض۔

کہ دجّال کا نام اس لئے دجّال رکھا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ساری زمین میں گھومتا پھرے گا

۳۔ صاحب تاج العروس لکھتے ہیں

وقیل ھی الرفقۃ
تحمل المتاع للتجارۃ

کہ وہ ایک گروہ ہے جو تجارتی سامان لے کر اکناف عالم میں سفر کرے گا۔

۴۔ لسان العرب میں پوری تفصیل سے دجّال کی لغوی تحقیق کی گئی ہے ابن خالویہ کا قول ہے

لیس احد فسّر الدجال
احسن من تفسیر
ابی عمرو قال:
الدجال: المموّہ۔

کہ ابو عمرو نے دجّال کی واضح تفسیر کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ دجّال ملمع سازی کرنے والے کو کہتے ہیں۔

۵۔ المنجد نے دجّال کے متعدد معانی ذکر کئے ہیں۔ نیز لکھا ہے

ومنہ المسیح الدجّال
الذی سیظہر فی
آخر الزمان۔

کہ دجّال آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

۶۔ اقرب الموارد میں لکھا ہے:۔

الدجال المرفقۃ العظیمۃ
الدجالۃ الرفقۃ العظیمۃ
تقطع الارض

کہ دجّال ایک عظیم گروہ ہے۔ وہ زمین کی سیاحت کرنے والا گروہ ہے

(باقی)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

امسال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ستارہ اطفال، ہلال اطفال قمر اطفال اور بدر اطفال ماہ ہجرت (مئی) کے آخری جمعۃ المبارک کو ہونگے معزز احمدی والدین، مربیان کرام، معلمین صاحبان اور ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ اطفال کرام سے ان امتحانات کی تیاری شروع کروا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح رنگ میں علم دین سیکھنے اور سکھانے کی توفیق عطا فرمائے (مہتمم تعلیم وتربیت)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیز بشارت محمود سلمہ اللہ کی تقریب شادی ۲۴ جنوری کو انجام پائی اور اگلے دن یعنی ۲۵ جنوری کو بعد نماز ظہر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں بہت سے احباب ربوہ شریک ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

عزیز بشارت محمود سلمہ اللہ کا نکاح ۹ نومبر ۱۹۷۵ء کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے مسجد النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ میں عزیزہ ثروت سلام بنت ملک عبدالرشید صاحب دارالرحمت وسطی کے ساتھ مبلغ چار ہزار روپیہ مہر پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت بنائے (فضل الدین (آف کویت) دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۲۳۹۶

میں نصرت یاسمین جان بنت حکیم عبدالحمید صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ۵ ماشے مالیتی -/۲۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت یاسمین جان بنت حکیم عبدالحمید صاحب مشہور دواخانہ۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ حکیم عبدالحمید ولد حکیم نظام جان صاحب چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۷

میں رحیم بی بی بیوہ عبداللطیف صاحب مرحوم۔ قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۰۰ روپے

۲۔ زرعی اراضی واقع چک ۳۲۳/۲ گ ب کلیاں پور ضلع لائلپور ۴ کنال مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

۳۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحیم بی بی بیوہ عبداللطیف صاحب مرحوم ۵/۱۱ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اختر ولد عبداللطیف صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ نور محمد ولد غلام محمد صاحب ۲۹/۵۰ دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۸

میں مقصود احمد چٹھہ ولد چوہدری غلام احمد صاحب قوم چٹھہ پیشہ ٹیچر عمر ۲۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن جورو۔ سیرالیون۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۶۸ لیون ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مقصود احمد پوسٹ آفس بکس ۱۳۲ کینما۔ سیرالیون۔

گواہ شد۔ صفی اللہ خورشید مبلغ فری ٹاؤن سیرالیون۔

گواہ شد۔ مبارک احمد نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول جورو۔

مسل نمبر ۲۲۳۹۹

میں انیسہ آصفہ زوجہ منیر احمد صاحب۔ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۲ تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے

۲۔ زیور نقرئی ۶ تولہ مالیتی -/۱۰۰ روپے

۳۔ سلائی مشین (سنگر) مالیتی -/۳۰۰ روپے

۴۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ انیسہ آصفہ زوجہ منیر احمد صاحب ۱۵/۱۲۶۱ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸

گواہ شد۔ محمد مسعود قریشی ولد اللہ بخش قریشی صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد۔ منیر احمد ولد ڈاکٹر محمد ظہور صاحب ۱۵/۱۲۶۱ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸۔

مسل نمبر ۲۲۴۰۰

میں کیپٹن فضل احمد ولد میجر عارف زمان صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ فضل احمد C/O مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ حفیظ احمد ولد چوہدری نواب دین صاحب آرڈننس آفیسر آرڈننس ڈپو۔ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن خان ولد محمد عبداللہ صاحب مرحوم باسط سٹور فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۰۱

میں نسیم فضل زوجہ کیپٹن فضل احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۷ تولے قیمت -/۴۸۰۰ روپے

۳۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۳۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نسیم فضل اہلیہ کیپٹن فضل احمد صاحب C/O مسجد احمدیہ فاطمہ جناح روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ فضل احمد ولد میجر عارف زمان صاحب C/O مسجد احمدیہ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن خان موصی ۱۵۶۵۷ باسط سٹور فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۲۲۴۰۲

میں سردار محمد ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال۔ ساکن گوٹھ سردار محمد ضلع نواب شاہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۱۲۰۰۰ روپے

۲۔ دو راس گائے تین راس بچھڑے۔ ایک راس کٹا۔ کل قیمت -/۵۰۰۰ روپے

۳۔ زرعی زمین ۱۶ ایکڑ قیمت -/۳۲۰۰۰ روپے

۴۔ مکان ایک عدد قیمت -/۱۵۰۰ روپے

بیلنا۔ ٹوکہ۔ تلکا کل قیمت -/۱۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ سردار محمد۔ گوٹھ سردار محمد ڈاکخانہ چھبہ C/O گوٹھ شاہ دین دہ چھبہ۔ نزد پڈیدن ضلع نواب شاہ سندھ۔

گواہ شد۔ شمس الدین ولد تاج الدین صاحب ریلوے روڈ پڈیدن ضلع نواب شاہ سندھ۔

گواہ شد۔ محمد الدین ولد شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین ضلع نواب شاہ سندھ۔

درخواست دعا

میرے والد مکرم مسعود احمد صاحب آف کھیوڑہ دل کا دورہ پڑ جانے کی وجہ سے چند ایام سے ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ الحمدللہ بیماری میں کچھ افاقہ ہوا تو بائیں جانب فالج کا حملہ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا ہے کہ فالج کے حملہ کا اثر بھی زائل ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (آمین)

(داؤد احمد ظفر مکان نمبر ۱۵۰/B اقبال روڈ بیچا چھی محلہ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری وضاحت

شناختی کارڈ حاصل کرنے کا جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اُس میں ایک خانہ "مذہب" کا ہے۔ اِسی طرح سکولوں میں داخلہ کے لئے فارموں میں بھی "مذہب" کا خانہ ہے۔ بعض اور فارموں میں بھی ہو گا۔ متعلقہ افسران اصرار کرتے ہیں کہ احمدی اپنے آپ کو غیر مسلم درج کریں۔ اُن کا یہ مطالبہ غیر آئینی اور بالکل غیر منصفانہ ہے۔

یہ درست ہے کہ صرف دستورِ پاکستان اور قانونی اغراض کے لئے "احمدی" مسلمان قرار نہیں دئے گئے۔ لیکن ساتھ ہی دستور کا آرٹیکل ۲۰ ہر شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ جو مذہب بھی رکھتا ہو اس کا برملا اظہار کرے، اس پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے۔ یہ حق بدستور قائم ہے۔ اِس حق کو وزیرِ اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی اُس تقریر میں جو انہوں نے احمدیوں کے متعلق دستور میں ترمیم کے وقت کی اور زیادہ وضاحت اور خوبصورتی کے ساتھ اِن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ "ہر پاکستانی کو اِس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اِس امر کی ضمانت دی گئی ہے"۔

ہم اپنے مذہب کے متعلق اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا اِنسان کو اُسی کے غضب کے نیچے لے آتا ہے یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ پر، اُس کے فرشتوں پر، یومِ آخرت پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت و رسالت اور آپؐ کے خاتم النبیّین ہونے پر اور قرآن کریم کے آخری شریعت ہونے پر صدقِ دل سے ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے سب احکام کو اپنے لئے فرض جانتے ہیں اور ان پر عمل کرنے میں ہی اپنی نجات یقین کرتے ہیں۔ کلمہ طیّبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہی ہمارا کلمہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مبارکہ کے تحت ہی ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود یقین کرتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اِس کے علاوہ اور کوئی مذہب نہیں۔

پس ہم اِس آزادیٔ مذہب کی ضمانت کے ہوتے ہوئے جو ہمیں دستورِ پاکستان میں دی گئی ہے اپنے آپ کو کس طرح راستی اور دیانت داری کے ساتھ غیر مسلم لکھ سکتے ہیں؟ جبکہ ہم اپنے دلوں کی گہرائیوں سے بھی اسلام اور صرف اسلام کو مانتے ہیں اور باقی سب مذاہب کو اس کے مقابل میں جھوٹا سمجھتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو غیر مسلم کیسے کہیں یا لکھیں۔ ہم خود کو "احمدی" لکھ سکتے ہیں لیکن "غیر مسلم" نہیں لکھ سکتے۔ اِس بات کو پوری طرح تسلیم کرتے ہوئے بھی کہ دستور یا قانون کی اغراض کے لئے ہمیں مسلمان نہیں سمجھا گیا خود ہمیں قانوناً مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھیں۔ یہ جھوٹ ہو گا اور یہ عقلاً قانوناً اور اخلاقاً بھی درست نہیں اور راست گوئی کے بھی خلاف ہو گا۔ اور یہ امر ہر لحاظ سے واضح اور صریح ہے۔ ہم "احمدی مسلمان" ہی کہلا سکتے ہیں۔ دیگر مواقع پر بھی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ ٭

ہمارا مذہب

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔"

(ازالۂ اوہام ص۱۳۶ طبع اول)

(۲) "جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے۔"

(ایام الصلح ص۸۶ طبع اول)

آئینِ پاکستان کی دفعہ ۲۰

(ا) ہر شہری کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کو اختیار کرے اور تشہیر کرے۔

(ب) ہر مذہبی فرقہ کو حق حاصل ہے کہ وہ مذہبی ادارے قائم کرے۔

(اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین مجریہ ۱۹۷۳ء ص۱۵)

وزیرِ اعظم کی یقین دہانی

وزیرِ اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ہم دَورِ جدید میں رہتے ہیں ہمارا آئین کسی مذہب و ملّت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو یکساں حقوق دئے ہیں ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر و اعتماد سے بغیر کسی خوف کے اپنے مذہبی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اِس امر کی ضمانت دی گئی ہے"۔

(کتابچہ بعنوان "ختمِ نبوّت پر قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ" شائع کردہ مرکزی وزارتِ اطلاعات ص۱۱)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایمان افروز حوالہ پر مقالہ ختم کیا۔

آخر میں صدرِ اجلاس محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ہر دو مقالوں کو جس محنت اور تحقیق کے ساتھ مختصر رنگ میں پیش کیا گیا اس کی تعریف فرمائی اور بتایا کہ مجلس ارشاد کے اِن اجلاسوں کی غرض یہ ہے کہ مختلف دینی موضوعات پر علمی رنگ میں ریسرچ کا شوق پیدا ہو۔ جماعت کے نوجوانوں اور علم دوست اصحاب کو اس میں دلچسپی لینی چاہئیے۔ آپ نے اِس تجویز کا بھی اعلان کیا کہ جلسہ سالانہ کے پروگرام مرتب کرتے وقت آئندہ مجلس ارشاد میں پیش کردہ مقالوں کو بھی پیشِ نظر رکھا جایا کرے۔ بالآخر دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار کی بچی تنویر بشیر جس کی عمر تقریباً بارہ سال ہے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اب ڈاکٹروں نے گردہ کی خرابی اور کمی خون کی مرض تشخیص کی ہے۔ بچی میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت سے کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد سروبا
مکان ۲/۱ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

فوری ضرورت

اچھی شخصیت اور شستہ اندازِ گفتگو کے میٹرک پاس نوجوانوں کی جو بطور نمائندہ (SALES REPRESENTATIVE) کام کر سکیں -/۳۰۰ سے -/۵۰۰ تک ماہوار ابتدائی مشاہرہ مل سکتا ہے خواہشمند نوجوان اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواست صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ۱۰ فروری ۱۹۷۶ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں:۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی
انچارج کیور ہومیو میڈیسن کمپنی پاکستان۔ ربوہ فون ۲۰۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴